از عدالت عظمیٰ

12 مارچ 1953

رام نارائن سنگھ

بنام

ریاست دہلی و دیگراں

[پتنجلی شاستری چیف جسٹس، مکھر جیا، ایس آر داس، غلام حسن اور بھگوتی جسٹس صاحبان]

فوجداری مقدمے کی سماعت-مقدمے کی التوا-ملزم کو حراست میں بھیجنے کا کوئی حکم نہیں-حراست کی قانونی حیثیت-مجموعی ضابطہ فوجداری، 1898، دفعہ 344-ہیبس کارپس۔

ہیبس کارپس کی کارروائی میں عدالت کو واپسی کے وقت نظر بندی کی قانونی حیثیت یا بصورت دیگر کا خیال رکھنا ہے نہ کہ کارروائی کے قیام کے حوالے سے۔

مجموعی ضابطہ فوجداری کی دفعہ 344 میں ایک مجسٹریٹ کی ضرورت ہوتی ہے، اگر وہ کسی مقدمے کو ملتوی کرنے کا انتخاب کرتا ہے، "اگر حراست میں ہے تو ملزم کو وارنٹ کے ذریعے ریمانڈ کے لیے" اور مزید فراہم کرتا ہے کہ عدالت عالیہ کے علاوہ کسی اور عدالت کے ذریعے اس دفعہ کے تحت دیا گیا ہر حکم تحریری ہوگا۔ جہاں ایک مقدمے کی سماعت کرنے والے مجسٹریٹ نے تحریری حکم کے ذریعے مقدمہ ملتوی کر دیا لیکن ریکارڈ میں تحریری طور پر ایسا کچھ نہیں تھا جس سے یہ ظاہر ہو کہ اس نے ملزم کو حراست میں بھیجنے کا حکم دیا تھا: مانا گیا کہ التوا کے حکم کے بعد ملزم کی حراست غیر قانونی تھی۔

جو لوگ اپنے فرض کی انجام دہی میں دوسرے افراد کو ان کی ذاتی آزادی سے محروم کرنے کا مطالبہ محسوس کرتے ہیں، انہیں قانون کی شکلوں اور اصولوں پر سختی سے عمل کرنا چاہیے۔

بنیادی دائرہ اختیار: پٹیشن نمبر 54 سال 1953۔

آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت ہیبس کارپس کی نوعیت کی رٹ کے لیے درخواست۔

درخواست کنندگان کی طرف سے۔ جئے گوپال سیٹھی اور وید ویاس (ایس۔ کے۔ کپور، اے۔ کے۔ دت، اے۔ این۔ چونا، آر پٹھ نائک اور اے۔ این۔ سنہا، بشمول)۔

جواب دہندگان کی طرف سے سی۔ کے۔ ڈیفٹری بھارت کے سالیسیٹر جنرل (پورس اے۔ مہتا، بشمول)۔

12 مارچ 1953 کو عدالت کا فیصلہ پتنجلی شاستری چیف جسٹس کے ذریعے سنایا گیا تھا۔ چار عزت دار اشخاص، یعنی ڈاکٹر۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and integrity of this document

ایس۔ پی مکھرجی، شری این۔ سی۔ چٹرجی، پنڈت نند لال شرما اور پنڈت گرو دت وید کی طرف سے ایک رام نارائن سنگھ نے ہیبس کارپس کی رٹ کے لیے درخواست دائر کی ہے، جو اس معاملے میں اصل درخواست کنندگان ہیں۔ ان افراد کو 6 مارچ 1953 کی شام کو گرفتار کیا گیا تھا، اور اب ان پر زیر بحث علاقہ میں ملاقاتوں اور جلوسوں پر پابندی کے حکم عدولی کے الزام میں مقدمہ چلایا جا رہا ہے، یہ مجموعہ تعزیرات بھارت کی دفعہ 188 کے تحت قابل سزا جرم ہے۔

ان کی نظر بندی کو ریمانڈ کے دو احکامات کی بنیاد پر جائز قرار دینے کی کوشش کی گئی ہے، ایک مبینہ طور پر دہلی کے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر ڈھلن نے 6 مارچ 1953 کو تقریباً 8 بجے منظور کیا تھا، اور دوسری مبینہ طور پر 9 مارچ کو تقریباً 3 بجے ٹرائنگ مجسٹریٹ کے ذریعے منظور کیا گیا تھا مقدمے کی سماعت ملتوی کرتے ہوئے ان کے سامنے پیش کیا گیا کہ اس عدالت میں ہیبس کارپس پٹیشن کی درخواست منتقل کی جا رہی ہے۔

درخواست گزار کی جانب سے مسٹر سیٹھی نے ہمارے سامنے قانون اور حقیقت کے مختلف سوالات پر بحث کی ہے، لیکن ہم ان سوالات پر بحث کرنا غیر ضروری سمجھتے ہیں، کیونکہ اب یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ 6 مارچ کو ریمانڈ کا پہلا حکم یہاں تک کہ یہ فرض کرتے ہوئے کہ یہ ایک درست حکم تھا، 9 مارچ کو ختم ہو گیا اور اب یہ نافذ نہیں ہے۔ جہاں تک 9 مارچ کو ٹرائنگ مجسٹریٹ کی طرف سے ریمانڈ کے حکم کے حوالے سے موقف درج ذیل ہے:- ٹرائنگ مجسٹریٹ صاف طور پر اس مرحلے میں مجموعی ضابطہ فوجداری کی دفعہ 344 کے تحت کارروائی کر رہا تھا، جس میں اس کی ضرورت ہوتی ہے، اگر وہ اپنے سامنے زیر التواء مقدمے کو ملتوی کرنے کا انتخاب کرتا ہے، "اگر ملزم حراست میں ہے تو وارنٹ کے ذریعے ریمانڈ کرنے کے لیے"، اور یہ فراہم کرتا ہے: عدالت عالیہ کے علاوہ کسی اور عدالت کے ذریعے اس دفعہ کے تحت دیا گیا ہر حکم تحریری طور پر ہو گا جس پر پریذائیڈنگ جج یا مجسٹریٹ کے دستخط ہوں گے۔ اس دفعہ کے تحت مجسٹریٹ کا حکم 10 مارچ کو اس عدالت کے ایک حکم کی تعمیل میں ہمارے سامنے پیش کیا گیا تھا، جس میں درخواست گزار کے وکیل کے ذریعے ریمانڈ کے کاغذات کے معائنہ کے لیے ایڈیشنل ضلع مجسٹریٹ اور ٹرائنگ مجسٹریٹ کے سامنے ریکارڈ کو جلد از جلد پیش کرنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ پیش کردہ حکم محض مقدمے کو 11 مارچ تک ملتوی کرنے کی ہدایت کرتا ہے اور اس میں ملزم کو اس تاریخ تک ریمانڈ پر بھیجنے کی کوئی ہدایت نہیں ہے۔ کل شام 5 بجکر 20 منٹ پر اس عدالت کے رجسٹرار کو کاغذ کی چار پرچیاں سونپی گئیں۔ ایک طرف سے وہ 6 مارچ کو گرفتاری کے وارنٹ ہونے کا دعوی کرتے ہیں اور دہلی کے سپرنٹنڈنٹ جیل کو مخاطب کرتے ہیں، جس میں ملزم کو جوڈیشل حوالات میں رکھنے اور 9 مارچ 1953 کو عدالت میں پیش کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ ان وارنٹ کی پشت پر درج ذیل توثیق پر مشتمل ہے: 11 مارچ 1953 تک جوڈیشل ریمانڈ میں رکھا گیا۔

ہیبس کارپس کے سوال میں، جب متعلقہ افراد کی تحویل کی قانونی حیثیت یا بصورت دیگر سوال میں ہے، تو یہ واضح ہے کہ یہ دستاویزات، اگر حقیقی ہوں تو نہایت اہمیت کی حامل ہوں گی، لیکن 10 مارچ کو ہمارے دئے گئے حکم میں واضح ہدایت کے باوجود انہیں پیش نہیں کیا گیا تھا۔ ہمارے سامنے پیش کیے گئے عدالتی ریکارڈ میں 9 مارچ کے ریمانڈ کا کوئی حکم نہیں ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے ہی مشاہدہ کر

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and integrity of this document

چکے ہیں، ہمارے پاس ٹرائنگ مجسٹریٹ کا حکم ہے جس میں مقدمے کو محض 11 تاریخ تک ملتوی کر دیا ہے۔ حکومت کی جانب سے پیش کردہ سالیسیٹر جنرل وضاحت کرتے ہیں کہ کاغذ کی پرچیاں، جو مقدمے کے لیے انتہائی اہمیت کی حامل ہونگے، ایک پولیس افسر کے پاس تھیں جو کل عدالت میں موجود تھے، لیکن شام کو عدالت کے اٹھنے کے بعد مؤخرالذکر نے سوچا کہ ان کی پیش کش کچھ اہمیت کی حامل ہو سکتی ہے اور اس لیے انہیں شام کے 5 بجکر 20 منٹ پر رجسٹرار کے سامنے دائر کیا گیا۔ ہم ایسے حالات میں پیش کردہ دستاویزات کا نوٹس نہیں لے سکتے، اور ہم مطمئن نہیں ہیں کہ ملزم کو 11 مارچ تک مزید تحویل میں رکھنے کے لیے ریمانڈ کا کوئی حکم تھا۔ اس عدالت کی طرف سے یہ قرار دیا گیا ہے کہ ہیبس کارپس کی کارروائی میں عدالت کو واپسی کے وقت نظر بندی کی قانونی حیثیت یا بصورت دیگر کو مدنظر رکھنا ہے نہ کہ کارروائی کے قیام کے حوالے سے۔ اس مقدمے کے حقائق پر مادی تاریخ 10 مارچ ہے، جب حکومت کی جانب سے حلف نامہ دائر کیا گیا تو نظر بندی کو جائز قرار دیا گیا۔ لیکن مؤقف یہ ہے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہے، کہ اس تاریخ کو چاروں افراد کو ریمانڈ پر بھیجنے کا کوئی حکم نہیں تھا۔ اس عدالت نے اکثر اس بات کا اعادہ کیا ہے کہ جو لوگ اپنے فرض کو نبھانے میں دوسرے افراد کو ان کی ذاتی آزادی سے محروم کرنے کا مطالبہ محسوس کرتے ہیں، انہیں قانون کی شکلوں اور اصولوں پر سختی سے عمل کرنا چاہیے۔ اس معاملے میں ایسا نہیں کیا گیا ہے۔ لہذا اب ہمارے سامنے درخواست کنندگان رہا ہونے کے حقدار ہیں، اور انہیں فوری طور پر آزاد کر دیا جاتا ہے۔

درخواست کی اجازت دی گئی۔

درخواست گزار کے لئے ایجنٹ: گنپت رائے۔

جواب دہندگان کے لیے ایجنٹ: جی۔ ایچ۔ راجادھیکشا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and integrity of this document